بطلِ حریت، مجاہدِ ملت

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

﴿سہ ماہی ''البرہان الحق'' واہ کینٹ ☆☆ شمارہ: جنوری تا اپریل 2015ء﴾

تحریر: محمد ضیاء الحق چوہان

(گولڈ میڈلسٹ)

ایم اے شریعہ، ایم اے تاریخ، ایم فل مطالعہ پاکستان

مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجر خان

WEB EDITION

احقر کا مقالہ ''بطلِ حریت، مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ'' سہ ماہی مجلّہ ''البرہان الحق'' واہ کینٹ کے شمارہ نمبر 16 (جنوری تا اپریل 2015ء) میں شائع ہوا تھا۔ انٹرنیٹ کے قارئین کے لیے اس کا ویب ایڈیشن مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محسنوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد ضیاء الحق چوہان

ziaulhaqqadri@gmail.com

یا ایہا الناس قد جاء کم برہان من ربکم

سنن بعد نماز جمعہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بطور امام جرح و تعدیل

اے حرم قرطبہ ہم تجھ سے شرمندہ ہیں

نماز اور کرکٹ میچ

موبائل فون کے اخلاقی اور جسمانی نقصانات

گالی گلوچ اور لڑائی کی ممانعت

بطل حریت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

فقہاء احناف اور مسئلہ توسل

عورت کا لباس

بحث مسئلہ ضاد ظاد کی تحقیق

تحریک علمائے اہل سنت کا مشن (رپورٹ)

التحقیقات الاسلامیہ فاؤنڈیشن

کتابی سلسلہ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

مجلّہ

تحقیقی، فکری، اصلاحی

البرہان الحق

واہ کینٹ

سال 5

مسلسل شمارہ نمبر 16

جمادی الاول تا رجب 1435ھ

جنوری تا اپریل 2015ء

ہدیہ فی پرچہ: 30 روپے

سالانہ چندہ عام ڈاک: 200 روپے

بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک: 300 روپے

نوٹ: نفس مضمون کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی ادارہ کا کسی مضمون نگار سے کلی طور پر متفق ہونا ضروری نہیں۔

zaf.wah786@gmail.com Web:www.aifwah.com

مکتبہ فیضان سنت دُکان نمبر 28 میلاد چوک واہ کینٹ

0300-8351746

نمبر شمار	عنوانات	تحریر	صفحہ

بطلِ حریت، مجاہدِ ملت

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: محمد ضیاء الحق چوہان (گولڈ میڈلسٹ)

مجاہدِ ملت مولانا عبدالستار خان نیازی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی وہ عظیم ہستی ہیں جن پہ ملت جتنا فخر کرے کم ہے۔ آپ نے زندگی بھر باطل طاغوتی طاقتوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ آپ کو جھکانے اور ڈرانے کے لیے ہر حربہ آزمایا گیا طرح طرح کے لالچ دیئے گئے بارہا جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیلا گیا مگر آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر لکھتے ہیں:

"جو شخص موت کی سزا سن کر ایک حقارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ فوجی عدالت پر ہیبت طاری کر دیتا ہو اور دنیائے دوں کی نعمتوں کا لالچ دلانے پر مسرت کی بجائے ہر شیطانی تحریص کو پائے حقارت سے ٹھکرا دے اس کی قوتِ ایمان کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے؟ جس قلبِ مومن سے بلند ہونے والی پُر ہیبت آواز بڑے بڑے آمروں اور ستم گروں کے دلوں کو لومڑی بنا سکتی ہو اس کی خطیبانہ آن بان کی حدود کیا ہوں گی؟ عبدالستار خان نیازی حق کی ایک ایسی شمشیرِ برہنہ کا نام ہے جو خرمنِ باطل پر قہرِ خداوندی بن کر جب ٹوٹ پڑتی ہے تو پھر وہاں خاکستر کے سوا کچھ باقی نہیں چھوڑتی۔ یہ آواز خطبائے عرب کی یاد تازہ کرتی ہے جن کی گرجدار اور پُر ہیبت آواز سینوں سے پار ہو جایا کرتی تھی اور دلوں کو ریزہ ریزہ کر دیتی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے بارے میں مشہور ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کوہِ اجیاد سے اپنے چرواہے کو آواز دی تو ایک دوڑتا ہوا بھیڑیا ڈھیر ہو گیا۔ جب دیکھا گیا تو اس کا دل خوف سے دو ٹکڑے ہو چکا تھا۔ مولانا کی آواز بھی ایسی ہی رعب دار ہے جب بلند ہوتی ہے تو بہت سے انسانی لباس میں ملبوس بھیڑیئے ڈھیر ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتے ہیں۔" (نذرِ مجاہدِ ملت: محمد صادق قصوری: ۱۵۸: زاویہ پبلشرز لاہور)

تحریکِ پاکستان کے نامور مجاہد اور پاکستان کے صفِ اول کے صحافی میاں محمد شفیع (المعروف م۔ش) نے حضرت مجاہدِ ملت کی مجاہدانہ زندگی کو درجِ ذیل ادوار میں تقسیم کیا:

بیسویں صدی کا چوتھا عشرہ: دورِ طالب علمی
بیسویں صدی کا پانچواں عشرہ: تحریکِ پاکستان اور خلافتِ پاکستان کے ہراول دستے کے پاکباز مجاہد
بیسویں صدی کا چھٹا عشرہ: تحریکِ ختمِ نبوت کے سرخیل
بیسویں صدی کا ساتواں عشرہ: ایوبی اور کالا باغی آمریت کے خلاف سرگرمِ عمل
بیسویں صدی کا آٹھواں عشرہ: بھٹوازم کے خلاف سرفروشانہ کردار
بیسویں صدی کا نواں عشرہ: اسلام کا نقاب اوڑھے ہوئے جنرل محمد ضیاء الحق کی آمریت کے خلاف سینہ سپر

درج ذیل سطور میں حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات کے حوالے سے اختصار کے ساتھ کچھ معروضات قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کی جارہی ہیں۔

ولادت اور ابتدائی زندگی:

حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ موضع اٹک پنیالہ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی کے ایک زمیندار گھرانے میں یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد محمد ذوالفقار خان ایک نیک سیرت انسان تھے۔حضرت مجاہدِ ملت چار سال کے تھے کہ آپ کے والد وصال فرما گئے۔آپ تیسری جماعت میں پہنچے تو والدہ بھی وصال فرما گئیں۔چنانچہ آپ کے نانا جان صوفی محمد خان نے آپ کی کفالت کا ذمہ لے لیا۔ان کے سایۂ عاطفت میں رہ کر آپ نے پرائمری، مڈل اور میٹرک کے امتحانات میں سکالرشپ حاصل کیا۔نویں اور دسویں جماعت کے دوران آپ گورنمنٹ ہائی سکول عیسیٰ خیل کی لائبریری کے سیکریٹری/لائبریرین بھی رہے۔

حلیہ:

معروف کالم نگار اور ادیب عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں: "اگر کسی نے مردانہ وجاہت کا بہترین نمونہ دیکھنا ہو تو وہ مولانا نیازی کو دیکھ لے۔سرخ و سفید رنگ، چوڑی چکلی چھاتی، چھ فٹ قد، دو فٹ طُرّہ، آواز میں گھن گرج اتنی کہ تقریر کر رہے ہوں تو لگتا ہے جنگل میں شیر دھاڑ رہا ہے۔ہمیں مولانا پر رشک آتا ہے کہ ستر بہتر برس کی عمر میں بھی اتنی رعنائی کے مالک ہیں، ان کی داڑھی میں ابھی

تک کالے بال وافر مقدار میں ہیں۔" (کالم "روزنِ دیوار سے" :روزنامہ نوائے وقت لاہور:۱۵اکتوبر ۱۹۸۶ء)

عصا اور طرّہ:

ہاتھ میں عصا اور سر پر ایک خاص انداز کا طرہ حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا زندگی بھر طرۂ امتیاز رہا۔ آپ کا عصا باطل قوتوں کے سروں پر قہر بن کر لہراتا رہا۔ شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "ایک اجلاس میں ایک کانگرسی فکر کے حامل لیڈر (مفتی محمود دیوبندی) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے۔ مجاہدِ ملت نے شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے اسے ڈانٹ پلائی، عصائے نیازی کو لہراتے ہوئے دیکھ کر اس لیڈر کے ہونٹوں پر مہرِ سکوت لگ گئی۔" (نذرِ مجاہدِ ملت:۵۶)

شگفتہ مزاجی بھی آپ کے مزاج کا حصہ تھی۔ ایک دفعہ ایران گئے تو کسی نے آپ کے طرّے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: ایں چیست؟ "یہ کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: ایں پرچمِ اسلام است۔ "یہ اسلام کا جھنڈا ہے۔" (نذرِ مجاہدِ ملت:۵۷)

ڈاکٹر اجمل خان نیازی کے بقول "ان کے پاس جھنڈا بھی ان کا طرہ ہی ہے جو ہمیشہ سربلند پرچم کی طرح لہراتا ہے، یہ پرچم کبھی سرنگوں نہیں ہوا۔" (نذرِ مجاہدِ ملت:۱۸۰)

حصولِ تعلیم اور ملازمت:

میانوالی سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے دینی تعلیم کے حصول کے لیے لاہور کا رخ کیا اور اشاعتِ اسلام کالج سے "ماہرِ تبلیغ" کی سند حاصل کی۔ یاد رہے کہ اشاعتِ اسلام کالج کا نصاب شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے تیار کیا تھا اور حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی سندِ فراغت بھی انہی کے دستخطوں کے ساتھ جاری ہوئی تھی۔ اشاعتِ اسلام کالج میں آپ مجلسِ دعوت و ارشاد کے ناظم بھی رہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل فارسی کا امتحان پاس کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے، بی اے اور ایم اے عربی (۱۹۴۰ء) و ایم اے فارسی (۱۹۴۱ء) کے امتحانات پاس کیے۔

۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۶ء تک آپ نے اسلامیہ کالج میں شعبہ اسلامیات کے چیئرمین کے

طور پر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۴۶ء میں قائدِ اعظم محمد علی جناح کے حکم پر ملازمت سے مستعفی ہو کر پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لیا اور کامیابی حاصل کی۔

بیعت و خلافت:

حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں میبل شریف ضلع بھکر کے حضرت فقیر قادر بخش نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ بعد ازاں خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطبِ مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام سلاسلِ طریقت میں اجازت و خلافت پائی۔

روحانی مقام و مرتبہ اور عظمتِ کردار:

عموماً لوگ حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کو ایک سیاستدان کے طور پر ہی جانتے ہیں مگر آپ کی حیاتِ مبارکہ کا روحانی پہلو بھی بڑا تابناک ہے۔ آپ ایک نہایت پاکباز اور متقی انسان تھے۔ زمانۂ طالبعلمی میں پنجگانہ نماز اور تہجد کا سلسلہ شروع ہوا جو تاوقتِ وصال مکمل پابندی کے ساتھ جاری رہا۔ رات کو ٹھیک اڑھائی بجے بستر چھوڑ دیتے تھے اور نمازِ تہجد ادا کر کے اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے تھے۔ ۱۹۵۳ء سے حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی وظائف کی مقبول کتاب حزب الاعظم کے عامل تھے۔

۶۹-۱۹۶۸ء میں حضرت مجاہدِ ملت کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے ساتھ لپٹ گئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "درود شریف کی کثرت کیا کرو۔" (مجاہدِ ملت کا روحانی مقام: محمد صادق قصوری: ۴۴: مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور)

آپ کے وصال کے بعد ایک سید بزرگ جو کشف القبور کے علم سے بہرہ ور تھے انہوں نے بتایا کہ "قبلہ نیازی صاحب قبر میں بھی ہر وقت درود پاک کا ورد فرما رہے ہیں۔"

(مجاہدِ ملت کا روحانی مقام: ۵۹)

آپ کی زندگی کا روحانی پہلو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہ جانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ آپ نے سلسلۂ بیعت جاری نہیں کیا تھا۔ انتہائی عاجزی سے فرماتے تھے کہ خود نامکمل ہوں دوسروں کو کیسے بیعت کر لوں۔ معروف محقق و مصنف محمد صادق قصوری مدظلہ واحد خوش نصیب ہستی

ہیں جنہیں آپ نے خلافت واجازت سے مشرف فرمایا۔

لاہور کے چار نوجوانوں نے عہد کیا تھا کہ آزادی کی منزل کے حصول کے بعد جب تک وہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ نہیں کروا لیتے شادی نہیں کریں گے اور اپنا تن من دھن سب کچھ اپنے مقدس مشن کے لیے قربان کر دیں گے۔ یہ چار نوجوان مولانا عبدالستار نیازی، حکیم محمد انور بابری، میاں محمد شفیع (م۔ش) اور مولانا محمد ابراہیم علی چشتی تھے۔ ان سب نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے انتھک جدوجہد کی۔ وقت کے ساتھ ساتھ حکیم محمد انور بابری اور م ش نے تو شادیاں کر لیں مگر حضرت مجاہدِ ملت اور مولانا محمد ابراہیم علی چشتی اپنے عہد پر تادمِ زیست قائم بھی رہے اور پاک باز بھی رہے۔

حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ بارہا ایم پی اے اور ایم این اے منتخب ہوئے، وفاقی وزیر رہے، جب دنیا سے پردہ کیا تو اس وقت بھی سینٹ کے رکن تھے مگر آپ نے دنیا کی آسائشوں کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا، درویشی اور قلندری میں زندگی بسر کی۔ کبھی بھی آپ کے دامن پر کسی بدعنوانی کا دھبہ نہیں لگا۔ جب وصال فرمایا تو کوئی مکان، بینک بیلنس، گاڑی یا جائیداد پیچھے نہ چھوڑی۔ اہلِ سنت کے اس عظیم انقلابی لیڈر کا اثاثہ فقط دو کلاہ، تین شیروانیاں، ایک عصا، ایک جوڑا جوتوں کا اور کپڑوں کے چار جوڑے تھا۔ جو تھوڑی بہت زمین تھی اسے اپنی زندگی میں ہی فروخت کر کے مسجد و مدرسہ تعمیر کروا دیا تھا اور کتابیں مدرسہ کے لیے وقف کر دی تھیں۔

صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی رقم طراز ہیں: ''مولانا پنجاب اسمبلی، قومی اسمبلی، سینٹ اور وفاقی کابینہ کے رکن رہے ہیں، نہ گھر بدلا نہ لباس بدلا اور نہ مزاج بدلا، وہ پہلے وزیر بلدیات رہے اور پھر وزیر مذہبی امور بنے، ان کی وزارت تو بدلی مگر رہائش والی عمارت نہیں بدلی، وہی کرشن نگر اور وہی کاشانۂ فقر۔ وہ قومی اسمبلی کے بعد سینٹ میں گئے، ایوان تو بدل گیا مگر مکان وہی رہا۔ لوگ زندگی بھر کا نظریہ اور ڈرائنگ روم کا صوفہ بدلنے میں دیر نہیں لگاتے لیکن مولانا کا نہ سیاسی عقیدہ تبدیل ہوا اور نہ گھر کی بیٹھک کا حلیہ۔ ہماری آنکھوں نے دیکھا کہ ایک شخص صرف بلدیہ کا کونسلر بنا اور دنوں میں اس کا بنگلہ نما گھر بن گیا اور مولانا وزیر بلدیات رہے مگر ذاتی معاشی مشکلات بدستور رہیں۔ جب کویت پر عراقی حملے کے نتیجے میں امریکہ نے عراق کی چھتاڑ کی اور حکومتِ وقت نے عوام سے مختلف پالیسی اختیار کی تو مولانا نے سرِ عام عراق کی حمایت کی اور

وزارت سے باہر آ گئے، ایسا کیوں کیا؟ صرف اس لیے کہ سیاسی نظریات کی قیمت پر وزارت سے چمٹے رہنا ان کی طبیعت اور عادت نہیں رہی۔ وزارت ان سے قناعت کا جوہر نہیں چھین سکی۔ ایسے حال مست لوگ مال مست افراد سے کہیں زیادہ خوش نصیب ہوتے ہیں، جن کی نظر میں قصرِ مرمر اور حجرۂ بے در برابر ہوتے ہیں، نہ وہاں سرشار اور نہ یہاں بے قرار، ایسے لوگ شاہی میں اندازِ فقیرانہ اور گدائی میں شوکتِ شاہانہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔" (ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت ماہ جولائی ۲۰۰۱ء:۳۰)

وصال:

۲۹ اپریل ۲۰۰۱ء کو آپ نے تاجدارِ بریلی کانفرنس میر پور آزاد کشمیر میں اپنی زندگی کا آخری خطاب کیا۔ دو دن بعد مورخہ ۲ مئی ۲۰۰۱ء کو چھیاسی برس کی عمر میں نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد وصال فرمایا اور مجاہدِ ملت ایجوکیشن کمپلیکس روکھڑی موڑ میں آسودہ خاک ہو گئے۔

تحریک پاکستان میں مجاہد ملت کی خدمات

(۱) ایم ایس ایف کی تشکیل اور خلافتِ پاکستان سکیم:

دورِ طالب علمی میں آپ نے میاں محمد شفیع (م۔ش)، مولانا محمد ابراہیم علی چشتی، عبدالسلام خورشید اور حمید نظامی (بانی نوائے وقت) کے ساتھ مل کر ۱۹۳۶ء میں علامہ محمد اقبال کے مشورے پر ان کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک میٹنگ میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی بنیاد رکھی اور ۱۹۳۹ء میں اس کے تیسرے صدر بنے۔ جبکہ ۱۹۴۱ء میں آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی صدارت کے دوران آپ نے مجوزہ پاکستان میں نفاذِ شریعت کے حوالے سے ایک قابلِ عمل خاکہ "خلافتِ پاکستان سکیم" کے نام سے تیار کیا اور عربک کالج دہلی میں آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے اس کی تفصیلات بیان کیں اور پہلی بار بابائے قوم حضرت قائدِ اعظم سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ بابائے قوم نے خلافتِ پاکستان سکیم کے متعلق ارشاد فرمایا:

Niazi ! Your scheme is very hot.

"نیازی! تمہارا منصوبہ بہت گرم (شاندار) ہے"

مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے برجستہ جواب دیا

Because it has come out from a boiling heart.

"کیونکہ یہ ایک ابلتے ہوئے دل سے نکلا ہے۔"

(۲) پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان زمینی گذرگاہ کا مطالبہ:

تحریکِ پاکستان کے مجاہد حکیم محمد انور بابری حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی دوراندیشی کا تذکرہ بایں الفاظ کرتے ہیں:

"مولانا عبدالستار خان نیازی نے ۱۹۳۹ء میں خلافتِ پاکستان سکیم کے نام سے ایک مفصل کتابچہ لکھا اور اسے سر عبداللہ ہارون کی سربراہی میں قائم شدہ مسلم لیگ کی سفارشات کمیٹی میں پیش کیا۔ یہ سب سے پہلی سکیم تھی جس میں مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان کوری ڈور Corridor (زمینی گذرگاہ) کے لیے علاقے کا مطالبہ شامل تھا۔ مولانا نے خوب زور دیا تھا کہ اگر کوری ڈور کے حصول کی کوئی صورت نہ نکالی گئی تو ایک وقت آئے گا کہ بھارت مشرقی اور مغربی پاکستان کے حصوں کو الگ کردے گا۔ قائدِ اعظم نے قراردادِ لاہور کے موقع پر ۱۹۴۰ء میں پہلی بار کوری ڈور کا ذکر بھی فرمایا۔" (نذرِ مجاہدِ ملت: ۷۷)

اس سلسلہ میں آپ نے پاکستان کا نقشہ بھی شائع کیا تھا۔ اس نقشے کے مطابق پاکستان بنتا تو بھارت زمینی راستے سے دنیا کے ساتھ رابطہ رکھنے کے لیے پاکستان کا محتاج رہتا۔ اس صورتِ حال میں پاکستان کی پوزیشن بہت مضبوط ہوتی اور سقوطِ ڈھاکہ جیسا دلخراش سانحہ بھی پیش نہ آتا۔

(۳) یونینسٹ پارٹی کے خلاف عظیم جدوجہد:

ایم ایس ایف کی صدارت کے دوران آپ تسلسل کے ساتھ مسلم لیگ کے مرکزی قائدین کے ساتھ خط و کتابت کرتے رہے اور اپنی کارکردگی سے ان کو آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے رہنمائی لیتے رہے۔ مکاتیب مجاہدِ ملت میں بابائے قوم حضرت قائدِ اعظم، شہیدِ ملت لیاقت علی خان، راجہ امیر احمد خان المعروف راجہ صاحب محمود آباد، نواب بہادر یار جنگ وغیرہ کے نام آپ کے خطوط موجود ہیں جن کے مطالعہ سے آزادی کے لیے آپ کی انتھک جدوجہد کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے وزیرِ اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان اور سر خضر حیات خان ٹوانہ کی تحریکِ آزادی

مخالف کارروائیوں اور ریشہ دوانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انتہائی نامساعد حالات میں بھی حوصلے اور جرأت مندی کا عظیم مظاہرہ کرتے ہوئے بالآخر پنجاب سے یونینسٹ پارٹی کا خاتمہ کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ایک موقع پر خضر حیات ٹوانہ نے آپ کو دو لاکھ روپے اور دو مربع زمین کا لالچ دیا تو آپ نے فرمایا: "جناب چیف منسٹر! آپ دو لاکھ روپے کی بات کرتے ہیں ہمیں پاکستان کے لیے پورا خزانہ چاہیے، آپ دو مربع زمین دیتے ہیں ہمیں چھ صوبوں کا پاکستان چاہیے۔"

(ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت ماہ جولائی ۲۰۰۱ء: ۵۲)

بابائے قوم کے نام آپ کے خطوط سے آپ کی فکری بلندی، جرأت و بہادری اور تحریکِ آزادی کے ساتھ عشق کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے قائدِ اعظم کو بعض معاملات پر تجاویز بھی دیں، بعض معاملات میں ان کے سامنے شکوک و شبہات کا اظہار بھی کیا مگر قائد کے حکم کی بجا آوری کو ہر حال میں مقدم رکھا۔ بابائے قوم کے نام ۲۲ جولائی ۱۹۴۱ء کے تفصیلی خط کے آخر میں لکھتے ہیں: "ایک عام آدمی کی یہ خاکسارانہ درخواست تھی جو ہر حالت میں اپنے قائد اور رہنما کے حکم پر عمل کرے گا۔ جب آپ کے ساتھ ہو گا تو اپنے شکوک و شبہات کا بھرپور اظہار کرے گا لیکن تیسرے آدمی کے سامنے آپ کی بھرپور اطاعت کرے گا بغیر چون و چرا کئے۔"

(مجاہدِ ملت خطوط کے آئینے میں: محمد صادق قصوری: ۲۶: مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور)

(۴) مسلم لیگ میں مختلف مناصب پر خدمات:

۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۰ء تک حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ مسلم لیگ ضلع میانوالی کے صدر رہے۔ ۱۹۴۲ء میں دوبارہ صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۴۳ء میں صوبائی مسلم لیگ پنجاب کے ناظم تنظیم و اطلاعات رہے جبکہ ۱۹۴۶ء میں چھ ماہ کے لیے قائم مقام سیکرٹری جنرل رہے۔ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک صوبائی مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسلز کے رکن رہے۔ ۱۹۴۷ء میں تحریکِ سول نافرمانی کے ڈکٹیٹر اور صوبائی مسلم لیگ کے صدر بھی رہے۔ ان عہدوں پر رہ کر آپ نے مسلم لیگ کو منظم کرنے کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

(۵) خلافتِ پاکستان کانفرنس ۱۹۴۰ء:

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ نے قراردادِ لاہور منظور کی۔ اس کے ساتھ ہی حضرت مجاہدِ

ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامیہ کالج میں خلافتِ پاکستان کانفرنس منعقد کی جس میں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث قائداعظم شریک نہ ہوسکے البتہ چوہدری خلیق الزماں اور راجہ صاحب محمود آباد سمیت متعدد قائدین شریک ہوئے۔ مجاہدِ ملت نے اس کانفرنس میں خلافتِ پاکستان کا تصور وضاحت کے ساتھ اجاگر کیا۔ آپ کی دوررس انقلابی نگاہ کا اندازہ کیجئے کہ جب مسلم لیگ کے اکابر پاکستان کا نام لیے بغیر قراردادِ لاہور پیش کررہے تھے (اگرچہ اس جلسے میں خطاب کرنے والے ہر مقرر کا مدعا قیامِ پاکستان ہی تھا مگر کسی نے بھی پاکستان کا نام نہ لیا تھا۔) اس وقت آپ خلافتِ پاکستان کانفرنس منعقد کررہے تھے۔ اور یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے حصے میں رکھی تھی کہ ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کی موجودگی میں جب قراردادِ لاہور منظور ہوئی تو آپ نے وہاں پر پوری قوت کے ساتھ "پاکستان زندہ باد" کا نعرہ لگایا اور کسی بڑے عوامی اجتماع میں پہلی بار پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگانے کا اعزاز حاصل کیا۔

(۶) پاکستان کانفرنس اور قائداعظم کا مجاہدِ ملت پر اعتماد:

۲۸ فروری تا یکم مارچ ۱۹۴۱ء اسلامیہ کالج لاہور کے گراؤنڈ میں پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں خطبۂ استقبالیہ حضرت مجاہدِ ملت نے پیش کیا تھا۔ اس تاریخی خطبے نے مخالفینِ پاکستان کے گھروں میں زلزلہ برپا کردیا تھا۔ تحریکِ آزادی کے ممتاز کارکن چوہدری حبیب احمد بیان کرتے ہیں: "محترم (پروفیسر) مرزا (عبدالحمید) صاحب دی پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر تھے۔ قائداعظم اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں فیڈریشن کے مثالی اجلاس میں رونق افروز تھے۔ پروفیسر صاحب کے صدارتی خطبہ کے بعد نیازی صاحب استقبالیہ کے لیے سٹیج پر جلوہ نما ہوئے۔ بھرپور شباب، سرخ وسفید چہرہ، سفید لٹھے کی شلوار، سیاہ اچکن، دبدبہ و طنطبہ اور تمکنت سے مالا مال آواز، تلوار مارکہ باریک مونچھیں، بال انگریزی، یہ پیکرِ جلال و جمال، حسن ورعنائی کا مجسمہ جب اپنے خلوص، ایثار، جاں رفتگی اور جاں سپردگی کے بے تاب جذبوں کو نمایاں کررہا تھا اور جوانوں کو زندگی کی خو پیدا کرنے کی تلقین وہدایت کے ساتھ ساتھ اپنا عشق اور اپنی نظر بخش رہا تھا اور بزرگوں کے دلوں کو احساسِ ملی سے گرما اور ان کی ذمہ داریوں سے ان کو باخبر کررہا تھا مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ قائداعظم کی نگاہیں بار بار اس پرشکوہ چہرے اور پیکرِ عزم و

استقلال کی طرف اٹھتی رہیں اور میں قریب بیٹھا ان کو نوٹ کرتا رہا۔ بالآخر جوشِ ایمان و مسرت سے قائدِ اعظم کے شگفتہ اور متین و مدبر رخِ زیبا پر اظہارِ خوشی و مسرت کی حسین لکیریں ابھریں۔ انہوں نے متبسم انداز اور پروقار لہجہ میں ارشاد فرمایا: حمید! جس قوم کے پاس عبدالستار نیازی جیسے پیکرانِ یقین وصداقت اور صاحبانِ عزم و ہمت ہوں اس کے پاکستان کو کون روک سکتا ہے۔'' (نذرِ مجاہدِ ملت: ۹۷)

(۷) پاکستان رورل پروپیگنڈا کمیٹی:

پاکستان کانفرنس کے بعد قائدِ اعظم نے حضرت مجاہدِ ملت ﷺ کی تجویز پر دیہاتوں میں مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے کے لیے پاکستان رورل پروپیگنڈا کمیٹی قائم کی۔ مجاہدِ ملت اس کے سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے اور پنجاب و سرحد کے دیہاتوں کے پے در پے دورے کر کے یونینسٹ پارٹی کی بنیادیں ہلادیں۔

(۸) پاکستان کیا ہے اور کیسے بنے گا؟

۱۹۴۵ء میں مجاہدِ ملت نے ''پاکستان کیا ہے اور کیسے بنے گا؟'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جس میں پاکستان کی ضرورت و اہمیت اور قیامِ پاکستان کے بعد نئی مملکت کو کامیابی و کامرانی کے ساتھ چلانے کا مکمل لائحہ عمل پیش کیا اور دفاع، تعلیم، اقتصادیات، خارجہ پالیسی سمیت متعدد شعبوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو کی۔

(۹) ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں کامیابی:

۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر حضرت مجاہدِ ملت نے میانوالی سے انتخابات میں حصہ لیا اور ایک بڑے جاگیردار کو شکست دے کر پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اس الیکشن کے نتیجے میں مسلم لیگ نے پنجاب میں زبردست کامیابی حاصل کی مگر اسے حکومت نہ بنانے دی گئی اور گورنر راج نافذ کر دیا گیا۔ چنانچہ مسلم لیگ نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی۔ حضرت مجاہدِ ملت صوبائی مسلم لیگ کے صدر کے طور پر اس تحریک میں پیش پیش تھے لہٰذا آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور تحریک کے خاتمے کے بعد رہا ہوئے۔

(۱۰) تحریکِ پاکستان میں حضرت مجاہدِ ملت کی خدمات کا اعتراف:

تحریکِ پاکستان میں حضرت مجاہدِ ملت ﷺ کے عظیم کردار کے اعتراف کے طور پر

حکومتِ پاکستان نے ۱۹۸۷ء میں آپ کو "تحریکِ پاکستان گولڈ میڈل" سے نوازا جبکہ آپ کے وصال کے بعد ۱۴ اگست ۲۰۰۳ء کو محکمہ ڈاک نے آپ کے نام کا خوبصورت یادگاری ٹکٹ جاری کر کے تحریکِ آزادی میں آپ کی خدمات کا اعتراف کیا۔ نیز آپ کی حیات و خدمات کا تذکرہ اپنی ویب سائٹ www.pakpost.gov.pk پر جاری کیا۔

(ا) قیامِ پاکستان سے قبل دینی خدمات:

تحریکِ پاکستان کے دوران حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف سیاسی محاذ پر عظیم خدمات سرانجام دیں بلکہ دینِ حق کی خدمت میں بھی پیش پیش رہے اور اشاعتِ اسلام کالج کی مجلسِ دعوت و ارشاد کے ناظم (۴۴-۱۹۳۳ء)، انجمن نعمانیہ ہند کے سیکرٹری تعلیمات اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل (۴۷-۱۹۴۳ء) اور انجمن اسلامیہ پنجاب کی تنظیمِ مساجد کے سیکرٹری (۴۴-۱۹۴۳ء) کے طور پر کام کیا۔

قیام پاکستان کے بعد مجاہد ملت کی سیاسی و مذہبی خدمات

(ا) خلافت پاکستان گروپ و آل پاکستان عوامی مسلم لیگ کا قیام:

قیامِ پاکستان کے بعد آپ نے خلافتِ پاکستان گروپ بنا کر اسمبلی کے اندر اور باہر نفاذِ شریعت کے لیے جدوجہد کا آغاز کیا اور پیر صاحب مانکی شریف کے ساتھ مل کر پورے پاکستان کے طوفانی دورے کر کے اپنا پیغام عوام تک پہنچایا۔ جب آپ نے دیکھا کہ مسلم لیگ اپنے مقاصد کو فراموش کر کے افسروں کے گھروں کی لونڈی بن گئی ہے اور اس کی حیثیت حصولِ اقتدار کی ایک سیڑھی سے زیادہ نہیں رہ گئی تو آپ نے اصلاحِ احوال کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ مگر جب دیکھا کہ لیگی قائدین اپنا رویہ بدلنے کے لیے آمادہ نہیں ہیں تو آپ نے لاہور میں ۱۹۵۰ء میں آل پاکستان مسلم لیگ ورکرز کنونشن منعقد کرایا جس میں سید حسین شہید سہروردی کے ساتھ مل کر آل پاکستان عوامی مسلم لیگ قائم کی۔ حسین شہید سہروردی اس کے صدر اور آپ جنرل سیکرٹری چنے گئے۔ بعدازاں جب سہروردی نے نواب ممدوٹ کے ساتھ اتحاد کر لیا تو آپ الگ ہو گئے۔ حکیم محمد انور بابری بتاتے ہیں کہ اس کے بعد خان لیاقت علی خان نے مجاہدِ ملت کو دو لاکھ روپے نقد، ایک جیپ اور میانوالی سے بلا مقابلہ الیکشن جتوانے کی پیشکش کر کے اپنے ساتھ ملانا چاہا تو آپ نے

فرمایا کہ اگر سہروردی غلط ہو گیا ہے تو آپ کہاں صحیح ہو گئے؟ چنانچہ آپ نے ۱۹۵۱ء کا الیکشن آزاد حیثیت سے لڑا اور کامیاب رہے۔ اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے کے باوجود آپ نے اسلامی پردہ، مسئلۂ کشمیر، زراعت اور حرمتِ سود پر بل پیش کیے۔

(۲) تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں مجاہدانہ کردار:

پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان نے ۱۹۵۲ء میں کراچی میں ایک جلسۂ عام میں اسلام کو مردہ اور قادیانیت کو زندہ مذہب قرار دیا۔ تمام مسالک کے علماء نے ۳ جون ۱۹۵۲ء کو کراچی میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد کی اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، ظفر اللہ خان کو وزارت سے ہٹایا جائے، تمام کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے۔ حکومت مسلسل فریب کاری کے ذریعے ان مطالبات کو پورا کرنے سے گریزاں رہی تا آنکہ مولانا عبدالحامد بدایونی کی قیادت میں پانچ علماء پر مشتمل وفد نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء کو ملاقات کر کے مطالبات کی منظوری کے لیے دباؤ ڈالا مگر وزیر اعظم نے صاف انکار کر دیا۔ ان حالات میں عوامی احتجاج کا سلسلہ شروع کیا گیا مگر پہلے ہی مرحلے میں تمام قائدینِ تحریک کو کراچی سے گرفتار کر لیا گیا۔ مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب اور مجلسِ عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے صدر مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ جو تحریک کے اصل قائد تھے گرفتار ہو چکے تھے اور تحریک ختم ہو رہی تھی۔ ان حالات میں حضرت مجاہدِ ملت نے تحریک کی قیادت سنبھالی اور پورا پنجاب آپ کی قیادت میں تحفظِ ختمِ نبوت کے جذبے کے ساتھ کٹ مرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ آپ دن کو دہلی دروازہ میں خطاب کرتے اور رات کو مسجد وزیر خان میں۔ وہیں سے رضا کاروں کی ٹولیاں احتجاج کے لیے شہر کے مختلف حصوں میں بھیجی جاتی تھیں۔ سرفروشانِ ختمِ نبوت کو زیر کرنے کی ہر کوشش میں ناکامی کے بعد حکومت نے ۲ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں فوج طلب کر لی اور ساتھ ہی دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اسی دوران ایک احتجاجی جلوس میں ڈی ایس پی فردوس شاہ نے ایک نوجوان کو ایسی بری ٹھوکر ماری کہ اس کے گلے میں لٹکتا ہوا قرآنِ مجید دور جا گرا اور پھٹ گیا۔ جوان نے جھک کر اسے سنبھالنے کی کوشش کی تو ڈی ایس پی نے اس پر لاٹھیوں کی بارش کر دی۔ اس پر عوام میں شدید اشتعال پھیل گیا اور اگلے ہی روز مشتعل عوام نے ڈی ایس پی کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد پولیس

نے اسلام کے چاہنے والوں پر ظلم وستم کی انتہا کردی۔

تحریک نے مزید زور پکڑا تو حکومت نے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ مارشل لاء حکام نے ۹ مارچ کو مسجد کے اندر گھس کر سب لوگوں کو گرفتار کرلیا۔ اسی تاریخ کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا تھا۔ حضرت مجاہدِ ملت پنجاب اسمبلی کے رکن تھے انہوں نے اسمبلی میں پہنچ کر ختمِ نبوت ریزولیوشن پیش کرنے کا پروگرام بنایا مگر حکومت نے ان پر فردوس شاہ کے قتل کا مقدمہ درج کرلیا اور اسمبلی کا اجلاس پہلے ۱۶ مارچ اور پھر ۲۲ مارچ تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ اجلاس تک گرفتاری سے بچنے کے لیے آپ دیہاتیوں کے بھیس میں لاہور سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

پروگرام یہ تھا کہ ۲۳ مارچ کی صبح قصور سے آنے والی بس میں بیٹھ کر لاہور میں داخل ہوں اور اسمبلی ہال کے سامنے بس سے اتر کر دوڑ کر اسمبلی ہال کے اندر پہنچ جائیں۔ پھر اسمبلی کے اندر سے چونکہ پولیس گرفتار نہیں کرسکتی اس لیے اسمبلی میں اپنا مؤقف پیش کرلیں گے۔ قصور میں آپ شیخ فضل دین کے مکان پر ٹھہرے مگر ان کے بدبخت بیٹے محمد اسلم نے مخبری کر کے ۲۳ مارچ کو فجر کی نماز کے بعد آپ کو گرفتار کروادیا۔ اٹھارہ دن شاہی قلعہ میں آپ کو قید رکھا گیا اور نہایت ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا اس کے بعد آپ کو سنٹرل جیل منتقل کر دیا گیا۔ ۱۶ اپریل سے آپ کے خلاف فوجی عدالت میں فردوس شاہ کے قتل اور بغاوت کے الزامات کے تحت کیس چلا۔ ۷ مئی کو فوجی عدالت نے مجاہدِ ملت سمیت دس ملزمان کو فردوس شاہ قتل کیس میں باعزت بری کر دیا۔ نو آدمی فیصلہ سننے کے بعد کمرۂ عدالت سے باہر چلے گئے جب کہ مجاہدِ ملت کو روک لیا گیا اور مقدمۂ بغاوت میں یہ تحریری فیصلہ آپ کے سامنے رکھا گیا:

You will be hanged by neck till you are dead.

"آپ کی گردن پھانسی کے پھندے میں اس وقت تک لٹکائی جائے گی جب تک آپ کی موت واقع نہ ہوجائے۔"

جرأت واستقامت کا پہاڑیوں گویا ہوا:

Is that all? I was prepared to take more than that. If I would have got one hundred thousand lives, I would have laid down those lives for the cause of Holy Prophet

Muhammad may the peace and glory of God be upon Him.

"یہی کچھ خبر لائے ہو؟ میں تو اس سے بہت زیادہ کی توقع کر رہا تھا۔ اگر میرے پاس ایک لاکھ جانیں ہوتیں تو میں ان سب کو حضرت محمد ﷺ کے مشن پر قربان کر دیتا۔"

فوجی افسر نے کہا: .Please sign it "اس پر دستخط کر دیجئے۔"

حضرت مجاہدِ ملت نے فرمایا:.I will sign it when I kiss the rope "میں جب پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اس وقت اس پر دستخط کروں گا۔"

افسر بولا: .You will have to sign it "آپ کو اس پر دستخط کرنا ہوں گے۔"

مجاہدِ ملت نے فرمایا:

I have already told you that I will sign it when I kiss the rope. I am in your clutches and am behind the bars. Take me to the gallows and hange me.

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ جس وقت میں پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اس وقت دستخط کروں گا۔ میں تمہارے چنگل میں ہوں اور سلاخوں کے پیچھے ہوں، مجھے تختۂ دار پر لے جاؤ اور پھانسی دے دو۔"

افسر نے التجا کی:

Mr. Niazi! Our officers will inquire from us whether you were served with the notice of death warrant.

"نیازی صاحب! ہمارے افسران ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے موت کے وارنٹ کا نوٹس دیا ہے یا نہیں۔"

حضرت مجاہدِ ملت نے ارشاد فرمایا:

If you so fear from your officers, well, I sign it for you.

"اگر تمہیں اپنے افسران کا اتنا خوف ہے تو تمہاری خاطر اس پر دستخط کر دیتا ہوں۔"

چنانچہ حضرت مجاہدِ ملت نے نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی موت کے پروانے پر دستخط

کیے اور ۷ مئی ۱۹۵۳ء کی تاریخ اس پر درج کر دی۔ افسر نے آپ کی ہمت (Morale) کے متعلق استفسار کیا تو فرمایا: "تم میری ہمت کے بارے میں پوچھتے ہو تو وہ تو آسمان سے بھی بلند ہے، تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔"

پھانسی کے حکم نامے پر دستخط کر کے حضرت مجاہدِ ملت ایسی سرشاری اور مسرت کے ساتھ کمرے سے باہر نکلے کہ جیل سپرنٹنڈنٹ مہر محمد حیات نے سمجھا کہ آپ بری ہو گئے ہیں چنانچہ اس نے آپ کو رہائی کی مبارکباد دی۔ آپ نے فرمایا "میں اس سے بھی آگے نکل گیا ہوں۔" اس نے کہا "کیا مطلب؟" فرمایا "حضور سیدِ عالم ﷺ کے غلاموں اور عاشقوں کی فہرست کے کسی کونے میں میرا نام بھی اب ضرور شامل ہوگا۔" جیل کے دوسرے قیدیوں کو فیصلے کی خبر ملی تو رونے لگے۔ آپ نے انہیں دلاسہ دیا اور فرمایا کہ رونے کی بجائے میری استقامت کے لیے دعا کرو۔ عالمِ اسلام نے اس فیصلے کے خلاف شدید احتجاج کیا چنانچہ ۱۴ مئی کو پھانسی کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس طرح آپ سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں گزارنے کے بعد دوسری وارڈ میں منتقل ہوئے۔

بعد ازاں عمر قید کو چودہ سال قید بامشقت میں تبدیل کیا گیا اور ساتھ ہی حضرت مجاہدِ ملت کو اپیل کرنے کا حق دے دیا گیا مگر آپ نے اپیل نہ کی۔ جسٹس محمد شریف نے ازخود سارا کیس دیکھ کر سزا کم کر کے تین سال کر دی۔ کچھ عرصہ آپ کو راولپنڈی جیل میں بھی رکھا گیا۔ فروری ۱۹۵۵ء میں آپ کو دوبارہ لاہور جیل لایا گیا۔ اس کے بعد آپ نے عدالتِ عالیہ میں رٹ دائر کی کہ جس قانون کے تحت سزا سنائی گئی ہے وہ قانون موجود ہی نہیں ہے کیونکہ مجلسِ قانون ساز توڑ دیئے جانے کے باعث اس قانون کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہیں ہو سکی تھی۔ یوں ۲۹ اپریل ۱۹۵۵ء کو دو سال سے زیادہ عرصہ قید کاٹ کر آپ ضمانت پر رہا ہوئے اور اگلے ہی مہینے اس کیس سے باعزت بری کر دیئے گئے۔

مولانا ابو یاسر اظہر حسین فاروقی اپنے مضمون "حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا" میں حضرت مجاہدِ ملت کی زبانی پھانسی کی کوٹھڑی کا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ "ایک دن میں سزائے موت کا حکم سننے کے بعد کال کوٹھڑی میں بیٹھا شربت پی رہا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ جیل آیا، مجھے اس حال میں دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہنے لگا یہاں آکر تو لوگ سب کچھ بھول جاتے ہیں لیکن آپ ہیں کہ

پُرسکون وخوش وخرم شربت پی رہے ہیں، تو میں نے کہا یہ جان اللہ کے رستہ میں قربان ہونی ہے اور قربانی کے لیے صحت مند ہونا ضروری ہے۔" (ماہنامہ ندائے اہلِ سنت لاہور: اپریل مئی ۲۰۰۳ء: ۴۰)

(۳) ایوبی وکالاباغی آمریت کا مقابلہ:

۱۹۵۸ء میں حکومت نے سکندر مرزا کو میانوالی سے حضرت مجاہدِ ملت والی سیٹ سے الیکشن لڑانا چاہا چنانچہ اس نے حکیم محمد انور بابری کے ذریعے آپ کو پانچ لاکھ روپے رشوت دے کر میانوالی کی بجائے لاہور سے الیکشن لڑنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر حکیم صاحب نے اپنے دوست کے بے داغ ضمیر کا سودا کروانے سے صاف انکار کر دیا۔ نواب آف کالاباغ ملک امیر محمد خان نے خود حضرت مجاہدِ ملت کو پندرہ لاکھ روپے کی پیش کش کی مگر آپ نے میانوالی کی سیٹ سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا۔ گورنر پنجاب نواب آف کالاباغ نے حضرت مجاہدِ ملت پر بارہا قاتلانہ حملے کروائے، دولت واقتدار کا لالچ دیا، مقدمات بنوائے اور جیل بھجوایا مگر آپ اپنے عظیم مقصد سے سرِ موانحراف پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایوبی مارشل لاء کے دوران جنرل ایوب خان کے دستِ راست جنرل واجد علی برکی نے مولانا نیازی کو بلوا کر پوچھا: "ہماری حکومت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" تو آپ نے فرمایا "یہی سوال امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منصور نے کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ تمہیں لوگوں کی تائید حاصل نہیں، تم غاصب ہو، حکومت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آپ کو بھی میرا یہی جواب ہے، آپ غاصب ہیں، آپ نے بلاوجہ مارشل لاء لگا رکھا ہے۔" برکی صاحب کھسیانے ہوئے اور اپنے سیکرٹری سے کہا "یہ پٹھان مارشل لاء سے نہیں ڈرتا اور حکومت پر ہمارے سامنے تنقید کرتا ہے" مگر نیازی صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔

(نذرِ مجاہدِ ملت: ۸۲)

ایوبی مارشل لاء کے دوران آپ پر بیس مقدمات بنائے گئے اور پابندِ سلاسل کیا گیا مگر آپ کو جھکایا نہ جاسکا۔

(۴) جمعیت علماءِ پاکستان میں شمولیت:

سوادِ اعظم اہلِ سنت نے "آل انڈیا سنی کانفرنس" کے پلیٹ فارم سے تحریکِ پاکستان میں حصہ لیا تھا اور مسلم لیگ کا پیغام برصغیر کے کونے کونے تک پہنچانے کے لیے علماء ومشائخ نے

اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ آزادی کے بعد آل انڈیا سنی کانفرنس کا نام بدل کر "جمعیت علماءِ پاکستان" رکھ دیا گیا۔ اس جماعت نے ملک میں نظامِ مصطفی کے نفاذ کے لیے انتھک جدوجہد کی۔

مسلم لیگ کی طرف سے قیامِ پاکستان کے مقاصد سے انحراف کی بناء پر حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اولاً آل پاکستان عوامی مسلم لیگ قائم کی مگر حسین شہید سہروردی کے ساتھ اختلافات کے باعث جلد ہی اس سے الگ ہو گئے۔ بعد ازاں ۱۹۵۱ء میں آپ نے "تحریکِ خلافت پاکستان" کی بنیاد رکھی اور اس کے پلیٹ فارم سے نفاذِ شریعت کی جدوجہد کرتے رہے۔ ۱۹۷۰ء میں جمعیت علماءِ پاکستان نے تحریکِ خلافت پاکستان کے منشور کو اپنا لیا تو آپ نے اپنی جماعت کو جمعیت علماءِ پاکستان میں ضم کر دیا۔ ۱۹۷۲ء میں آپ جمعیت کے صوبائی صدر منتخب ہوئے جبکہ مئی ۱۹۷۳ء میں خانیوال میں جمعیت علماءِ پاکستان کے کل پاکستان کنونشن میں مولانا شاہ احمد نورانی کو جمعیت کا صدر اور مجاہدِ ملت کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ ان دونوں بزرگ رہنماؤں کی قیادت میں جمعیت سوادِ اعظم کے دلوں کی دھڑکن بن گئی اور تحریکِ نظامِ مصطفی و تحریکِ ختمِ نبوت میں اس نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ سنیوں کے یہ دونوں محبوب رہنما جہاں جاتے لوگ ان کے قدموں میں آنکھیں بچھاتے، ان دونوں کی قیادت پر سنیوں کا اعتماد دیدنی تھا۔ اٹھارہ سال تک اکٹھے کام کرنے کے بعد دونوں بزرگوں میں کچھ اختلافات کی بناء پر دوری پیدا ہو گئی اور جمعیت دو حصوں میں بٹ گئی۔ یہ دور اہلِ سنت کے لیے نہایت کربناک تھا۔ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے دس سال بعد ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو دونوں دھڑے ایک بار پھر اکٹھے ہو گئے اور اہلِ سنت نے ان دونوں قائدین کو گلے ملتے دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ اتحاد کے بعد مولانا نورانی جمعیت کی سپریم کونسل کے چیئرمین اور مولانا نیازی صدر بنے۔

(۵) بھٹو کی "آمرانہ جمہوریت" کا مقابلہ:

حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ذوالفقار علی بھٹو کے مظالم کے خلاف بھی مجاہدانہ کردار ادا کیا جس کی پاداش میں نہ صرف مقدمات اور قید و بند سے سابقہ پڑا بلکہ بھٹو نے آپ پر قاتلانہ حملہ بھی کرایا جس میں آپ شدید زخمی ہوئے۔ ۱۹۷۲ء میں حضرت مجاہدِ ملت کو قید کیا گیا تو تحریک

پاکستان کے نامور مجاہد حکیم محمد انور بابری نے ہفت روزہ زندگی لاہور میں ایک مضمون لکھ کر ملتِ اسلامیہ کو حضرت مجاہدِ ملت کی خدمات یاد دلائیں۔ اس مضمون میں حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ پر قائم کیے جانے والے مقدمات کا تذکرہ بایں الفاظ رقم کیا: ''نیازی صاحب گزشتہ چھ ماہ سے جمعیت علماء پاکستان کی تنظیم کے سلسلے میں مغربی پاکستان میں تقریباً ڈیڑھ سو جلسے کر چکے ہیں۔ اس وقت ان پر ۸۰ سے زائد مقدمات قائم ہو چکے ہیں۔ خیال ہے بہت جلد باقی ماندہ ۷۰ جلسوں کا حساب بھی بیباق کر دیا جائے گا۔'' (نذرِ مجاہدِ ملت: ۸۴)

(۶) ورلڈ اسلامک مشن کے پلیٹ فارم سے عالمی سطح پر تبلیغی خدمات:

۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء وہ مبارک دن ہے جب دارِ ارقم مکہ مکرمہ میں اہلِ سنت کے عظیم عالمی رہنماؤں کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں عالمی سطح پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لیے ''ورلڈ اسلامک مشن'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی۔ تنظیم کا نام حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا۔ مولانا شاہ احمد نورانی اس کے صدر چنے گئے اور حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز پر پیر معروف حسین نوشاہی کو اس کا کنوینئر مقرر کیا گیا۔ حضرت مجاہدِ ملت نے عرصۂ دراز تک اس کے سینئر نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کے طور پر فرائض بحسن وخوبی سرانجام دیئے اور متعدد ممالک میں دینِ حق کی نشر واشاعت کے ادارے قائم کیے۔

(۷) زیارتِ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بیعتِ جہاد:

حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے حج ادا کرنے کے بعد ۴ فروری ۱۹۷۳ء کو سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری دی اور روتے ہوئے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری عمر ساٹھ سال کے قریب پہنچ چکی ہے، میں نے پاکستان میں نفاذِ شریعت کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ملی، میں اس پر شرمندہ ہوں اور سمجھتا ہوں کہ میری زندگی رائیگاں گئی، اس لیے اب واپس جانا نہیں چاہتا، آپ کے قدموں میں موت کا متمنی ہوں۔ اس دوران آپ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہو گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا۔ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا صرف اللہ کے لیے ہے، تم باقی زندگی بھی دین کے لیے وقف کر دو۔ تم کہتے ہو کہ شریعت نافذ نہیں ہو سکی، تم اس کے ٹھیکیدار

نہیں ہو۔ پاکستان واپس جاؤ اور شریعت کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرو، جو طاقت مقابلے میں آئے اس کو فنا کر دو یا خود فنا ہو جاؤ۔ حضرت مجاہدِ ملت بیدار ہوئے تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ واپس پاکستان آ کر اپنے دوستوں اور عقیدت مندوں سے بیعتِ جہاد لے کر اپنی جدوجہد کو تیز تر کر دیا۔ ملخصاً: (مکاتیب مجاہدِ ملت: محمد صادق قصوری: ۱۸۷: مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور)

(۸) تحریکِ ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

۱۹۷۴ء میں دوسری بار تحریکِ ختمِ نبوت چلی تو مجاہدِ ملت نے آل پاکستان مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے مرکزی نائب صدر کی حیثیت سے پورے ملک کے طوفانی دورے کیے اور ناپاک قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے دیوانہ وار جدوجہد کی جس کے نتیجے میں بالآخر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس تحریک کے دوران حضرت مجاہدِ ملت نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ایک خط لکھ کر الحاج چوہدری فتح محمد بٹالوی کے ہاتھ حضرت شیخ غلام رسول المعروف بابا بلیانوالے رحمۃ اللہ علیہ کو بھجوایا جو مسجدِ نبوی میں جاروب کش تھے۔ خط میں آپ نے لکھا: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈیوٹی سخت لگا دی ہے، بڑی مشکلات ہیں، رکاوٹیں ہیں، ساز و سامان نہیں ہے۔ آپ علیہ التحیہ والثناء توجہ فرمائیں کہ وسائل پیدا ہوں اور رکاوٹیں دور ہوں۔" بابا غلام رسول کو بٹالوی صاحب نے خط پہنچایا اور بتایا کہ یہ مولانا عبدالستار خان نیازی کا خط ہے جو بارگاہِ رسالت میں پیش کرنا ہے تو انہوں نے فرمایا میں رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خط پیش کر دوں گا صبح جواب لے لینا۔ صبح بابا جی نے بتایا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "رکاوٹیں دور ہو جائیں گی، غیب سے سامان پیدا ہو جائے گا۔" چنانچہ بشارتِ نبوی کے عین مطابق رکاوٹیں دور ہو گئیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم قرار دے دیئے گئے۔

ملخصاً (مجاہدِ ملت کا روحانی مقام: ۴۸)

(۹) تحریکِ نظامِ مصطفی میں قائدانہ کردار:

تحریکِ نظامِ مصطفی میں بھی حضرت مجاہدِ ملت نے قائدانہ کردار ادا کیا اور قید و بند کی سختیاں سہیں۔ اس تحریک کا پہلا جلوس آپ ہی کی قیادت میں راجہ بازار راولپنڈی سے نکلا تھا۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے جب اس تحریک کے نتیجے میں اقتدار پر قبضہ کر لیا تو سیاسی رشوت کے

طور پر قائدینِ تحریک کو وزارتوں کی پیشکش کی۔ بہت سے مفاد پرستوں نے تحریک سے غداری کرتے ہوئے وزارتیں قبول کرلیں مگر آپ نے فرمایا "میں شہداء کے خون سے غداری کر کے اسلام آباد کی وزارت قبول نہیں کرسکتا۔" (مضمون "کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان": علی اکبر قادری: ماہنامہ منہاج القرآن لاہور بابت ماہ جون ۲۰۰۱ء: ۵۲)

جنرل ضیاء الحق نے ایک میٹنگ میں حضرت مجاہدِ ملت سے کہا: "سنا ہے آپ بہت بے باک اور حق گو ہیں، آپ کی میرے بارے میں کیا رائے ہے؟" آپ نے گرجدار آواز میں کہا: "آپ منافقت اور ریاکاری کی تمام حدود پھلانگ چکے ہیں۔" (مجاہدِ ملت کا روحانی مقام: ۷۹)

(۱۰) کنزالایمان پر پابندی کے خلاف کردار:

مارچ ۱۹۸۲ء میں کویت، عرب امارات اور سعودیہ کی حکومتوں نے چند سازشی ملاؤں کے کہنے پر عظمتِ ربانی وشانِ مصطفوی کے پاسبان قرآنِ مجید کے صحیح ترین ترجمہ کنزالایمان پر پابندی عائد کی تو حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ہر سطح پر آواز بلند کی۔

(۱) صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو تفصیلی خط لکھ کر سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کے حقوق کی نگہداشت کی جانب متوجہ کیا اور مذکورہ ممالک کے حکمرانوں کو اس فرقہ وارانہ، متعصبانہ اور تنگ دلانہ اقدام سے باز رکھنے کے لیے کہا۔ اس خط میں آپ نے ۲۴ آیاتِ بینات کے تراجم کا تقابل کر کے ثابت کیا کہ نجدی مترجمین نے اپنے اردو تراجم میں بارگاہِ خداوندی اور بارگاہِ نبوی میں شدید گستاخیوں کا ارتکاب کیا ہے جب کہ سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کنزالایمان درست ترین ترجمہ ہے۔

(۲) مذکورہ بالا تینوں ممالک کے سفراء کو حضرت مجاہدِ ملت نے خط لکھ کر اس متعصبانہ اور دل آزارانہ فیصلہ پر احتجاج کیا اور واضح کیا کہ ان ممالک کی دینی اجارہ داری کو نہ تو کہیں سے سندِ جواز ملی ہے اور نہ ہی امتِ مسلمہ نے اجتماعی طور پر ان کو اپنی قیادت سونپی ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ عالمِ اسلام کو ایک ترجمہ پر جمع کیا جائے تو ایک عالمی مؤتمر منعقد کر کے ساری دنیا سے مسلمانوں کے نمائندہ جید علماء و مفسرین کو اکٹھا کریں جو تعصب و عناد سے بالاتر ہو کر تفسیر بالرائے کی بجائے قرآن کی تفسیر خود قرآن سے اخذ کریں نیز احادیثِ صحیحہ، تعاملِ صحابہ اور تفقہ سلف صالحین کو مدِ نظر

رکھیں۔ اور جب تک سب ایک ترجمے پر متفق نہ ہو جائیں کسی شخص، جماعت یا حکومت کو اپنی مرضی کا ترجمہ دوسروں پر زبردستی مسلط کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ حضرت مجاہدِ ملت نے لکھا کہ اگر وہ یکطرفہ غیر دانشمندانہ فیصلہ کو منسوخ کرنے اور عالمی مؤتمر کا اہتمام کرنے کی تعمیری تجویز سے اتفاق نہیں رکھتے تو پھر علماءِ اہلِ سنت کے ساتھ میدانِ مناظرہ میں آکر قطعی فیصلہ کرالیں۔

(۳) اس سلسلے میں آپ نے "کنز الایمان کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب" کے عنوان سے ایک پُرمغز مقالہ بھی لکھا جو مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے شائع کیا۔

(۴) لندن میں ورلڈ اسلامک مشن نے ویمبلے ہال میں حجاز کانفرنس منعقد کر کے سعودی حکمرانوں کو اصلاحِ احوال کی جانب متوجہ کیا۔ نیز لندن میں شاہ فہد کی آمد کے موقع پر ورلڈ اسلامک مشن نے احتجاجی مظاہرہ کا پروگرام بنایا تو سعودی حکومت نے ایک سعودی شہزادے کو مذاکرات کے لیے بھیجا۔ حضرت مجاہدِ ملت ﷫ کی قیادت میں وفد نے مذاکرات کیے اور دلائل سے سعودی شہزادے کو قائل کیا کہ سیدی اعلیٰ حضرت ﷫ کی تعلیمات درست ہیں۔

(۱۱) فرقہ واریت کے خاتمہ کا چار نکاتی فارمولہ:

۱۹۸۲ء میں اخبارات و جرائد میں فرقہ واریت کے مسئلہ کے حل کے لیے بحث مباحثہ کا آغاز ہوا تو حضرت مجاہدِ ملت نے ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کو چار نکاتی فارمولہ پیش کیا۔ اس فارمولے کو قابلِ عمل قرار دیتے ہوئے تمام مسالک کے اکابرین نے اس پر دستخط کیے۔ اگر حکومتِ وقت اسے قانوناً نافذ کر دیتی تو ملک بہت سے فتنوں سے بچ جاتا۔ یہ فارمولا آج بھی اسی طرح قابلِ عمل ہے جیسے بتیس سال قبل تھا۔

نکتہ نمبر 1: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخِ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے افکار و نظریات کی روشنی میں اپنے تمام متنازعہ فیہ امور حل کیے جائیں۔

نکتہ نمبر 2: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی صابری کی عظمت اور مرتبے کو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی تصنیف فیصلہ ہفت مسئلہ کو حکم مان لیا جائے۔

نکتہ نمبر 3: خلیل انبیٹھوی کی کتاب المہند جو مولوی محمود الحسن، اشرفعلی تھانوی، مفتی کفایت اللہ وغیرہ کی مصدقہ ہے دیوبندی حضرات اختلافی امور میں اسے حکم مان لیں۔

نکتہ نمبر 4: زندہ رہو اور زندہ رہنے دو کے اصول کے تحت اپنے مسلک پر کاربند رہا جائے اور دوسرے مسالک پر کیچڑ اچھالنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔

اہلِ سنت و جماعت، دیوبندی اور اہلِ حدیث (غیر مقلدین) پہلے نکتے کے ذریعے اپنے اختلافات کی خلیج کو کم کر سکتے ہیں کیونکہ تینوں کا سلسلۂ حدیث مذکورہ بالا محدثین پر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے افکار و نظریات پر اتفاق کر لینے پر کسی کو بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ دیوبندی مسلک کے اکابرین حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مرید ہیں اس لیے ان کی تصنیف فیصلہ ہفت مسئلہ کے مطابق اہلِ سنت کے معمولات پر ان کو اعتراضات بند کر دینے چاہئیں۔ نیز المہند میں دیوبندی حضرات نے اہلِ سنت کے تمام عقائد و معمولات کو برحق تسلیم کیا ہے اور یہ کتاب دیوبندیوں کے اکابر کی مصدقہ بھی ہے اس لیے اس کو حَکَم مان لینے سے بہت سارے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک شیعہ حضرات کا تعلق ہے تو وہ چوتھے نکتے کے تحت اتحاد و اتفاق کے دائرے میں آ سکتے ہیں۔

(۱۲) بطور وفاقی وزیر خدمات:

اسلامی جمہوری اتحاد کے پلیٹ فارم سے نفاذِ شریعت کے وعدے پر جب میاں نواز شریف نے وزارتِ عظمیٰ کی منزل حاصل کی تو حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار وزارت کا قلمدان سنبھالا اور نفاذِ شریعت کے لیے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں۔ آپ نے تمام مسالک کے اتفاق سے شریعت بل تیار کیا مگر وزیر اعظم نواز شریف نے اسے پاس کرانے سے پہلو تہی شروع کر دی۔ ان حالات میں آپ نے وزارت سے چمٹے رہنا مناسب نہ سمجھا اور ۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو استعفیٰ دے دیا۔

(۱۳) تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت:

بینظیر بھٹو کے دوسرے دورِ وزارتِ عظمیٰ میں دو عیسائی بھائیوں نے توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا تو حکومتِ پاکستان نے انہیں قرار واقعی سزا دینے کی بجائے بحفاظت بیرون ملک بھجوا دیا۔ اسلامیانِ پاکستان کے لیے یہ صورتحال ناقابلِ برداشت تھی چنانچہ حکومت کے خلاف زبردست ملک گیر احتجاجی تحریک چلی۔ حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت کے صدر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔

قارئین محترم! حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ ایک مضمون کے ذریعے کرنا ممکن نہیں ہے۔ ان کے بارے میں بابائے قوم حضرت قائدِ اعظم کے فرامین آپ پڑھ چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال کے ساتھ ساتھ ماضی قریب کے چند عالمی لیڈروں کے تاثرات پر اختتام کرتا ہوں:

شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال:

"نیازی کے دینی جذبہ اور تحریک کو صرف قبر ہی دبا سکتی ہے۔"

(مجاہد ملت مشاہیر کی نظر میں: محمد صادق قصوری: ۳۴: مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور)

کرنل معمر قذافی سابق صدر لیبیا:

"عالمِ عرب کو مولانا عبدالستار خان نیازی جیسے قائد کی ضرورت ہے۔ پاکستان اگر یہ مجاہد عالمِ اسلام کو دے دے تو دنوں میں کامیابیاں اور کامرانیاں ہمارے قدم چومنے لگیں۔"

(مجاہد ملت مشاہیر کی نظر میں: ۳۴)

شاہ فہد بن عبدالعزیز سابق شاہِ سعودیہ:

"مولانا عبدالستار خان نیازی اگرچہ پاکستان کے وزیر ہیں لیکن اصل میں عالمِ اسلام کے ترجمان اور سفیر ہیں۔ مسلم امہ کے اتحاد اور عالمِ اسلام کا درد ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ عالمِ اسلام ان کے خیالات سے رہنمائی حاصل کرے۔" (مجاہد ملت مشاہیر کی نظر میں: ۳۴)

صدام حسین سابق صدر عراق:

"مولانا عبدالستار خان نیازی کی مدبرانہ گفتگو سے ایک صحیح مردِ مومن کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان کے خیالات عالمِ اسلام کے وقار کی ضمانت ہیں۔" (مجاہد ملت مشاہیر کی نظر میں: ۳۴)

مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد یٰسین چوہان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے اہلِ سنت کے ایمان افروز خطابات سے مستفید ہونے اور غیر پیشہ ور نعت خوان حضرات کی پڑھی ہوئی نعتیں سننے کے لیے دیکھتے رہیے۔

www.youtube.com/fikrerazapakistan

مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت کی تعلیمات سے آشنائی کے لیے درج ذیل لنک پر موجود علمائے اہلِ سنت کی قلمی نگارشات کا مطالعہ کیجئے۔

www.archive.org/details/@fikr_e_raza _pakistan